قادیانی معجزات

پروفیسر منور احمد ملک (سابق قادیانی)

قادیانی جماعت میں معجزات کا بہت تذکرہ ہوتا ہے' بات بات پر قادیانی جماعت کے حق میں معجزات کے ظہور کا تذکرہ ہو جاتا ہے۔ فلاں آدمی کو نوکری مل گئی۔ دیکھو یہ قادیانی جماعت کی سچائی کی نشانی ہے' فلاں آدمی کی لاٹری نکل آئی' قادیانی جماعت کا معجزہ ملاحظہ ہو؟ فلاں آدمی قتل ہو گیا' فلاں حادثے میں مر گیا' یہ ہے قادیانی جماعت کا معجزہ!!!

بندہ نے کیونکہ قادیانی جماعت میں چالیس (40) سال سے زائد عرصہ گزارا ہے اور ایک کٹر قادیانی فیملی میں آنکھ کھولنے کی وجہ سے میری گھٹی میں قادیانیت کی تعلیم و معجزات کا رس گھول کر مجھے لبالب پلایا جاتا رہا ہے۔ بچپن سے ہی قادیانی مربیوں کی زبانی قادیانیت کے معجزات کا تذکرہ سنتے آ رہے تھے اب جبکہ قادیانیت کا سارا اندرونہ دیکھنے کے بعد بقائمی ہوش و حواس قادیانیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کر چکا ہوں تو ضروری سمجھتا ہوں کہ کچھ ان ''معجزات'' پر بات کر لی جائے کیونکہ ایک غیر قادیانی باہر سے ان معجزات کو صحیح طور پر سمجھ نہیں سکتا اور ایک قادیانی ان معجزات کی صحت پر شک نہیں کر سکتا ورنہ اس کا جینا حرام کر دیا جائے گا۔

قادیانیوں سے اگر پوچھیں کہ قادیانیت کے معجزات کیا ہیں؟ تو ان میں لیکھرام کا قتل' ذوالفقار علی بھٹو کی پھانسی' ضیاء الحق کا سانحہ شہادت اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نوبل انعام کی بات کریں گے۔ ان کے علاوہ چند افراد کے طاعون کا ذکر بھی کریں گے۔ آیئے ان پر تفصیل سے بات کرتے ہیں۔

لیکھرام کا قتل

پنڈت لیکھرام آریوں کا ایک پنڈت تھا' اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کو سامنے رکھتے ہوئے اسلام کے خلاف بہت کچھ کہا۔ مرزا غلام احمد قادیانی پہلے کیونکہ اسلام کے دفاع کے نعرہ

کے ساتھ میدان میں آیا تھا لہٰذا اس سے مقابلہ کرنے والے اسلام کے خلاف بدزبانی کرتے تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسے بدزبانی سے روکا مگر ندارد۔ آخر اس کی ہلاکت کی پیش گوئی کی اور باقاعدہ ایک عرصہ مقرر کیا اور عید سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد اس کی ہلاکت کی پیش گوئی کی۔ واضح رہے کہ میری معلومات قادیانی جماعت کے نقطہ نظر سے ہیں دوسری طرف سے فی الحال میں کچھ نہیں جانتا۔

قادیانی جماعت کی کتابوں میں ذکر ہے بلکہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اس کا اظہار کیا ہے کہ جب اس کی ہلاکت کی پیش گوئی کے چھ سال گزر گئے اور چند دن باقی رہ گئے تو سخت پریشانی پیدا ہوئی۔ مرزا غلام احمد قادیانی آخری دن بے چینی سے انتظار کر رہا تھا کہ کب لیکھرام کے قتل کی خبر آتی ہے۔ آخر اس کی خبر آ گئی کہ لیکھرام قتل ہو گیا ہے اور قاتل تلاش کے باوجود نہیں مل سکا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کیونکہ اس کے قتل کے بارے میں پہلے سے اشتہار دے رکھا تھا لہٰذا ان پر قتل کا مقدمہ بنا مگر بوجوہ بچ گیا۔

قادیانی لٹریچر میں موجود ہے کہ ایک خونخوار قسم کا آدمی لیکھرام کے پاس مرید کے طور پر آیا اور تین دن تک اس کے ساتھ ساتھ رہا۔ آخر ایک دن موقع پا کر قتل کر کے بھاگ گیا۔ قادیانی جماعت کہتی ہے وہ ایک فرشتہ تھا جسے خدا نے بھیجا تھا اس کا نہ ملنا ہی قادیانیت کے معجزے کی دلیل ہے۔

اس واقعہ پر تھوڑا سا غور کرنے سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ اس کے قتل کا انتظار کرنے والا اور بے چینی سے انتظار کرنے والا ہی اس خونخوار قسم کے شخص کو بھیجنے والا تھا۔ کسی اور شک سے پہلے عرض کروں کہ اس دور میں ایسے معجزات کی بہتات ہے۔ ایک سال میں کئی درجن معجزے صرف پاکستان میں ہو رہے ہیں، بہت سی شخصیات ان معجزوں کی وقوع پذیری کے لیے سخت قسم کے انتظار میں مبتلا رہتی ہیں۔ آئے دن کے دھماکوں اور بوری بند قتل اور دن دیہاڑے قتل بہت سی شخصیات کے لیے معجزات ہوتے ہیں۔ وہ شخصیات نہ صرف انتظار کرتی ہیں بلکہ پوری طرح ''دوا'' بھی کرتی ہیں اگر لیکھرام کے قتل سے کسی کی سچائی ظاہر ہوتی ہے اور ایک آدمی کے لیے نبوت تک کی سچائی اس قتل سے ثابت ہوتی ہے تو اس طرح تو یورپ میں اور بہت سے ایسے نبی (نعوذ باللہ) بیٹھے ہوئے ہیں جن کے لیے پاکستان میں ہر روز ایک معجزہ ہو رہا ہے۔ معجزہ کے لیے کیا یہی ایک بڑی نشانی ہے نا کہ قاتل پکڑا نہیں جاتا تو یہ اعلیٰ شان کے معجزے تو اب روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں، صرف ان شخصیات کو ان معجزات کا ادراک نہیں ورنہ وہ فوراً ان کو ''کیش'' کروا لیتیں۔

شہزادہ عبداللطیف قادیانی

اگر کوئی قادیانی جماعت کو چھوڑ جائے اور اس کا کوئی نقصان ہو جائے تو قادیانی جماعت میں برملا تذکرہ ہوتا ہے کہ دیکھو فلاں شخص نے قادیانی جماعت چھوڑی تو اسے یہ نقصان ہو گیا۔ اسے فلاں مالی یا جانی نقصان ہوا اور اگر کوئی نیا قادیانی ہوا اور اس کے تمام رشتے دار اس سے ناراض ہو جائیں' اس کے مکان کو تباہ کر دیں۔ اس کے والدین اسے جائیداد سے عاق کر دیں اس سے سب کچھ چھین کر گھر سے نکال دیں تو اسے قادیانی جماعت میں کہا جاتا ہے کہ یہ آزمائش ہے' ابتلا ہے۔ ایسی قربانیاں تو دینی ہی پڑتی ہیں اور اگر کوئی قادیانی جماعت چھوڑنے کے بعد فوت ہو جائے تو یہ قادیانیت کے سنہری معجزات میں سے ہو گا مگر اتفاق کی بات ہے کہ ابھی تک ایسے معجزات قادیانی جماعت کے پاس جمع نہیں ہوئے۔ شاید خدا تعالیٰ قادیانیت کو چھوڑنے والوں کو خاص دیر تک زندہ رکھتا ہے تاکہ ان کی موت پر قادیانی اپنا ''مذہب'' نہ چمکا سکیں۔

عبداللطیف قادیانی افغانستان کے بادشاہ کے قریبی افراد میں سے تھا' وہ ہندوستان آیا تو مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں سنا' قادیان چلا گیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت کر کے قادیانی ہو گیا وہ جب واپس افغانستان گیا تو ان کے حلقہ احباب میں پتہ چل گیا کہ یہ قادیانی ہو گیا ہے۔ یہ بات بادشاہ تک پہنچی' اس نے مفتی کے پاس کیس بھیجا تو انہوں نے واجب القتل (سنگسار) قرار دے دیا۔ سب احباب نے اس کو قادیانیت چھوڑنے کے لیے کہا مگر وہ نہ مانا۔ چنانچہ اس سزا پر عمل کرتے ہوئے اسے کھلے میدان میں کمر تک زمین میں گاڑا گیا اور پھر چاروں طرف سے پتھروں کی بارش شروع ہو گئی اور آخر پتھر مار مار کر مار دیا گیا۔ قادیانی لٹریچر سے ہی پتہ چلتا ہے کہ پتھروں کا اتنا بڑا ڈھیر لگ گیا کہ عبداللطیف قادیانی نظر نہ آتا تھا پھر پہرہ لگ گیا کہ کوئی اس کی لاش نہ لے جا سکے۔ چند دن بعد رات کے اندھیرے میں کسی مرید نے اس کی لاش نکال کر کسی نامعلوم جگہ پر دفن کی مگر بعد میں وہاں سے کسی نے نکال کر غائب کر دی۔

اب ذرا غور کرنے والی بات ہے کہ ایک آدمی جو پہلے باعزت زندگی گزار رہا تھا' صوم و صلوٰۃ کا پابند' نیک' متقی' پرہیزگار شخص تھا (یہ اوصاف خود قادیانی بتاتے ہیں) جب وہ قادیانیت قبول کرتا ہے تو اسے سرعام پتھر مار مار کر سنگسار کر دیا جاتا ہے نہ اس کا جنازہ پڑھا جاتا ہے اور وہ بے گور و کفن پڑا ہے۔ کیا یہ قادیانیت قبول کرنے پر خدا کی طرف سے سخت ترین سزا نہیں تھی؟ اگر ایک آدمی قادیانیت کو چھوڑ کر اس انجام کو پہنچتا پھر کیا یہ سزا ہوتی؟ مگر قادیانی اسے ''شہید'' کا لقب

دے کر فخر سے بتاتے ہیں۔

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے
جو چاہے آپ کا حسنِ معجزہ ساز کرے

کہتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے افغانستان کی سرزمین کے لیے بددعا کی اور حکمرانوں کے لیے بہت کچھ کہا۔ کیا عبداللطیف قادیانی کی موت یا مرزا غلام احمد قادیانی کی دعائیں یا بددعائیں رنگ لائیں؟ کیا افغانستان میں قادیانیت تیزی سے پھیلی اور وہاں قادیانیت تناور درخت کی طرح موجود ہے؟ بلکہ اس کے بالکل اُلٹ ہے۔ عبداللطیف قادیانی کے اس افسوس ناک انجام کا تذکرہ اس لیے کر دیا گیا ہے کیونکہ آگے اسی قسم کے ''معجزات'' کا ذکر ہوگا' یہ ان کے لیے تریاق کا کام دے گا۔

ذوالفقار علی بھٹو

1970ء کے عام الیکشن میں قادیانی جماعت نے کھل کر پیپلز پارٹی کی حمایت کی۔ قادیانی نوجوان پیپلز پارٹی کے کارکنوں سے بھی زیادہ سرگرمی سے الیکشن میں مصروف رہے۔ پیپلز پارٹی کو کامیابی ملی' ذوالفقار علی بھٹو صدر و وزیر اعظم بن گئے۔ 1974ء میں (سابقہ ربوہ) چناب نگر کے ریلوے سٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کے ساتھ ایک جھگڑے پر چلنے والی تحریک' تحریکِ ختم نبوت کے طور پر سامنے آئی اور معاملہ تحقیقات تک پہنچا اس وقت کی قومی اسمبلی سے متفقہ مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ذوالفقار علی بھٹو قادیانیوں کو اپنا محسن سمجھتے تھے لہٰذا وہ ان کے خلاف کچھ نہ کرنا چاہتے تھے' معاملہ قومی اسمبلی میں زیر بحث آیا تو قومی اسمبلی میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر کو طلب کیا گیا۔ 11 دن تک ان سے قادیانی جماعت کے بارے میں پوچھا جاتا رہا' قادیانی جماعت نے تفصیل سے اپنا مؤقف بیان کیا مگر اندازِ بیان ایسا تھا کہ تمام ممبران کو اپنا مخالف کر لیا۔ قومی اسمبلی کی کارروائی پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا ناصر نے اپنے اندازِ بیان سے ممبران کو قائل کرنے کے بجائے ان کو خلاف کر کے انہیں مجبور کر دیا کہ وہ خلاف فیصلہ دیں۔ چنانچہ قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تو ذوالفقار علی بھٹو اس فیصلہ کو ماننے کے پابند تھے لہٰذا یہ فیصلہ ہو گیا۔

اب ظاہر ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو کا براہِ راست اس فیصلہ میں عمل نہ تھا بلکہ اس فیصلہ تک لانے میں اہم کردار مولانا مفتی محمودؒ مولانا غلام غوث ہزارویؒ مولانا شاہ احمد نورانی اور دیگر علماء

اسلام نے ادا کیا۔قادیانیوں کو جانی و مالی نقصان ہوا تو وہ بھی علماء اسلام نے مسلمانوں میں غیرتِ ایمانی کو اُجاگر کیا تو ردعمل کے طور پر یہ نقصان سامنے آیا جب ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا گیا اور انہیں پابند سلاسل کر دیا گیا تو 1977ء کے جلسہ سالانہ (ربوہ) چناب نگر پر قادیانی شاعر ثاقب زیروی نے ''انجام'' کے عنوان سے ایک نظم لکھی جس میں فرعون اور ہامان کے انجام کا تذکرہ کر کے ذوالفقار علی بھٹو کو بھی اسی لائن پر کھڑا کیا گیا جب ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی کی سزا دی گئی تو قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام دریافت کر لیا کہ لکھا ہے ''کلب یموت علیٰ کلب'' کہ ایک کتا ہے' وہ کتے کی موت مرے گا یعنی کتے کے جتنے اعداد بنتے ہیں اس کے مطابق تفصیل یہ بنائی گئی کہ ذوالفقار علی بھٹو کے بارے میں یہ پیش گوئی ہے کہ اس کی عمر 52 سال ہو گئی ہے اور اعداد کا مجموعہ بھی 52 بنتا ہے لہٰذا اب یہ نہیں بچے گا۔(حالانکہ لاہوری گروپ کے نزدیک اس لفظ کتے کا مصداق مرزا محمود تھا کہ وہ خلافت کے 52 سال میں مر گیا)

اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ جنہوں نے قادیانیوں کو کافر قرار دلوایا' وہ تو بچ گئے اور جس کی نہ نیت تھی اور نہ ہی براہِ راست کردار ادا کیا تھا' وہ پھنس گیا۔کیا نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کو اصل مجرم نظر نہیں آئے اور یہ اوپر تھا' اسے رگڑ دیا گیا پھر اگر اس طرح کا انجام (پھانسی) ذلت ناک ہے اور یہ کوئی معجزہ ہے تو ایک بار عبداللطیف قادیانی کے انجام کو پڑھیں' وہ بھی تو کسی جماعت کے لیے معجزہ بن گیا ہوگا۔

مزید سوچنے والی بات یہ ہے کہ اگر خدا نے قادیانیوں کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے مجرم کو سزا دی تو جو جرم اس نے کیا تھا اور جس کی وجہ سے قادیانیوں کو تکلیف ہوئی' وہ بھی تو ختم کرتا۔ قانون ختم ہو جاتا' اسمبلی کے ارکان معافی مانگتے' جنہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا' وہ سزا پاتے اور قادیانی ایک بار پھر پہلے سے بہتر شان سے فیلڈ میں آ جاتے مگر ایسا نہیں ہوا۔لہٰذا بھٹو کی موت کو کسی اور کے لیے ہی رہنے دیں' قادیانیوں کو اسے اپنی طرف کھینچ کر کیش نہیں کروانا چاہیے۔

پھر خدا کی طرف سے کیسی سزا ہے کہ پاکستان کے 4/3 کروڑ عوام اسے شہید سمجھتے ہیں اس کے لیے قرآن خوانی کرتے ہیں' اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔اتنے دل تو مرزا غلام احمد قادیانی کے لیے نہیں دھڑکتے جتنے بھٹو کے لیے دھڑکتے ہیں۔حالانکہ یہ عام قسم کا ایک سیاسی لیڈر تھا' کوئی مذہبی یا روحانی شخص نہ تھا۔

جنرل ضیاء الحق

1974ء کے بعد قادیانیوں کا معاشرے میں جینا دوبھر ہوگیا' قادیانی چوری چھپے نوکری کرتے' اس خوف میں مبتلا رہتے کہ کسی کو پتہ نہ چل جائے کہ میں قادیانی ہوں۔ سفر کے دوران' کھیل کے دوران' تعلیم کے دوران اور شاپنگ کے دوران قادیانی بے حد محتاط رہنے لگے' کسی پر ظاہر نہ ہونے دیتے کہ میں قادیانی ہوں۔ بھٹو کی وفات کے بعد قادیانی ایک بار پھر شیر ہوگئے مگر ابھی پوری طرح شیر نہیں ہوئے تھے کہ ضیاء الحق نے قادیانیوں کے خلاف ''کھنگھوڑا'' دے مارا۔ 1983ء سے قادیانیوں کے خلاف ایک بار پھر تحریک زور پکڑنے لگی اور اب قادیانیوں پر مزید پابندیاں لگانے کا مطالبہ کیا جانے لگا۔ چنانچہ اپریل 1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کو مسلمانوں کی طرز پر اذان دینے سے روک دیا۔ اپنی عبادت گاہ کو ''مسجد'' کہنے' اپنے آپ کو مسلمان کہنے یا ظاہر کرنے پر بھی پابندی لگادی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشینوں کے لیے ''امیر المومنین'' کے الفاظ مرزا غلام احمد قادیانی کی بیگمات کے لیے ''ام المومنین'' اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھیوں کے لیے ''صحابی'' جیسے الفاظ استعمال کرنے سے روک دیا گیا۔

اب قادیانی بالکل زمین پر لگ گئے۔ مرزا طاہر قادیانی سربراہ مئی 1984ء میں انگلینڈ بھاگ گیا' وہاں سے خطبات کے ذریعے قادیانیوں کے حوصلے بلند کرنے کی کوشش کرنے لگا اور ساتھ ساتھ نئے الہامات اور اشارات کا تذکرہ ملتا رہا اور قادیانی جماعت کو حوصلہ دیا جاتا رہا کہ ابھی جماعت کے حق میں یہ معجزہ ہوگا اور ابھی یہ ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ 1987ء کے شروع میں علماء اسلام کو پکارتے ہوئے مباہلہ کا چیلنج کر دیا مگر کئی مہینے اور سال گزرنے کے باوجود کسی عالم کو کچھ نہ ہوا۔ 1988ء اگست کے مہینہ میں جنرل ضیاء الحق ایک حادثے میں شہید ہوگئے۔ قادیانی جماعت کی طرف سے سخت قسم کی خوشی کا اظہار کیا گیا' نعرہ تکبیر بلند ہوئے کہ مباہلہ ہوگیا اور جنرل ضیاء الحق انجام کو پہنچا' اسے بہت بڑا معجزہ قرار دیا گیا۔

اب ذرا اس بات پر غور کیا جائے کہ ضیاء الحق اگر قادیانیوں کے خلاف کچھ کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی پکڑ کے نیچے آئے تو باقی 31 افراد کا کیا قصور تھا؟ مرزا طاہر قادیانی نے اس بارے میں موقف اختیار کیا کہ فرعون کے ساتھ بھی کئی ہلاک ہوئے حالانکہ یہ 31 افراد ضیاء الحق کے ساتھی نہ تھے' چند ایک کے علاوہ باقی اپنی اپنی ڈیوٹی ادا کر رہے تھے۔ کوئی پائلٹ تھا تو کوئی

ٹیکنیشن ۔ یہ سب افراد ضیاء الحق کے ساتھ مل کر قادیانیوں پر حملہ آور نہیں ہوئے تھے جس طرح فرعون کے ساتھی اس کے ساتھ مل کر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر حملہ آور ہوئے تھے۔

کیا خدا تعالیٰ اس بات پر قادر نہ تھا کہ وہ اسے علیحدہ ہلاک کرتا؟ پھر جنرل ضیاء الحق کی گرفت کے بعد وہ فیصلہ یا آرڈیننس ختم ہو گیا اور قادیانیوں کی دادرسی ہو گئی؟ ہوتا تو یوں ہے کہ کسی نے کسی دوسرے کے ساتھ زیادتی کی ہوتی ہے' کوئی نقصان کیا ہوتا ہے یا کسی کو حبس بے جا میں رکھا ہوتا ہے تو عدالت مجرم کو نہ صرف سزا سناتی ہے بلکہ متاثرہ فریق کے نقصان کی تلافی بھی کی جاتی ہے۔ اغوا شدگان کو بازیاب بھی کرایا جاتا ہے یا مالی نقصان پورا کرنے کے احکامات صادر ہوتے ہیں۔ کیا خدا تعالیٰ کی ہستی پر الزام نہیں کہ اس نے انصاف کرتے ہوئے متاثرہ فریق کی دادرسی نہیں کی یا تو خدا نے غلط فیصلہ دیا (نعوذ باللہ) یا پھر اس فیصلے کا قادیانیوں کے ساتھ تعلق نہیں (یہی ممکن ہے) اس واقعہ کا دوسرا پہلو بھی غور طلب ہے کہ 17 اگست 1988ء سے قبل کے اخبارات اُٹھا کر دیکھیں' پاکستان میں جگہ جگہ جنرل ضیاء الحق کے خلاف جلوس نکل رہے تھے' اس کی پالیسیوں پر تنقید ہو رہی تھی بلکہ ایک جلوس کا میں خود عینی شاہد ہوں جس میں ضیاء الحق کے خلاف جنرل ایوب والے ''الفاظ'' کا ورد کیا جا رہا تھا اور یوں عوام میں جنرل ضیاء الحق کے خلاف سخت نفرت تھی۔ پیپلز پارٹی تو پہلے ہی خلاف تھی' مسلم لیگ کی حکومت توڑ کر (محمد خان جونیجو کی حکومت) اسے بھی اپنے خلاف کر لیا تھا اور علماء کے شریعت بل کو روک کر انہیں بھی اپنے خلاف کر رکھا تھا مگر جوں ہی اس کے ساتھ حادثہ پیش آیا' دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کے دلوں میں اس کے لیے ہمدردی بھر گئی' لوگوں کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور اس کے جنازہ میں اس کثرت کے ساتھ عوام شامل ہوئے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی اور لوگوں کے اس کے حق میں جذبات دیکھنے اور سننے والے تھے۔ جنرل ضیاء الحق اپنی ڈیوٹی کے دوران وردی میں فوت ہو کر شہید تو ہو گیا' قادیانی اس سے انکار نہیں کر سکتے مگر اس کا کیا کریں کہ جو لوگ ایک دن قبل اس کے سخت خلاف تھے' وہ فوراً ہی اس کے حق میں ہو گئے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا' خدا تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کو اس طرف پھیر دیا' اس کا مزار فیصل مسجد کے احاطہ میں بنا دیا۔ آج اس واقعہ کو 12 سال ہو چکے ہیں مگر ہر سال اس کی برسی میں لاکھوں عقیدت مند جاتے ہیں' یہ عقیدت مند کون ہیں؟ پھر سارا سال اس کے مزار پر ہر روز اور ہر وقت کچھ نہ کچھ لوگ دعا کرنے اس کے مزار پر جا رہے ہوتے ہیں' اس کا مزار راستے میں نہیں مگر پھر بھی لوگ اس طرف جاتے ہیں۔ شاید ہی کوئی اور سربراہ ایسا گزرا ہو جسے اتنی عقیدت ملی ہو۔

اگر تو یہ قادیانیوں کی طرف سے ایک سزا اور انجام ہے تو ایسا انجام تو ہر مسلمان خوشی سے قبول کرلے گا جس سے لاکھوں کروڑوں انسانوں کے دلوں میں نفرت کے بجائے ہمدردی اور عقیدت بھر جائے۔ قادیانی تو جس خدا کو پیش کرتے ہیں' اس کی بڑی تعریفیں کرتے تھے کہ ہر مشکل کام کو آسان کرسکتا ہے مگر تجربات نے ثابت کیا کہ قادیانیوں کا خدا مسلمانوں کے خدا کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ اس کی ایک اور وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ مسلمانوں نے ایک خدا کو ساری طاقت کا سرچشمہ سمجھ رکھا ہے جبکہ قادیانیوں کے سینکڑوں خدا ہیں اس طرح طاقت تقسیم ہوگئی ہوگی۔ (قادیانی جماعت کے مبینہ خداؤں کا تذکرہ اگلے کسی مضمون میں) بھٹو کی موت پیپلز پارٹی کے مخالفین کے لیے معجزہ تھی تو جنرل ضیاء الحق کی موت پیپلز پارٹی کے لیے۔ قادیانی خوامخواہ اپنا ''لچ تلنے'' کی کوشش کرتے ہیں۔

علماء اسلام

اگر قادیانیوں کے خلاف کام کرنے یا مخالفت کرنے پر کسی کو سزا ہوسکتی تھی تو آج تک کئی سو علماء اسلام عبرتناک انجام کا شکار ہوچکے ہوتے کیونکہ سینکڑوں علماء کی کوششوں سے قادیانی اتنا نقصان اُٹھا چکے ہیں کہ اس کی تلافی ناممکن ہے۔ ان کے خلاف اتنا لٹریچر تیار ہوچکا ہے جس کا عشر عشیر بھی قادیانی نہیں کرسکتے۔ عوام الناس کے ذہنوں میں قادیانیوں کے خلاف اتنا کچھ بھر دیا گیا کہ اب قادیانیوں کے بارے میں کسی بھی اچھے تاثر کا پیدا ہونا ناممکن ہے۔ 1974ء سے 2000ء تک مسلسل قادیانیوں کا گراف نیچے جارہا ہے اور وہ اس سٹیج تک پہنچ چکا ہے کہ اوپر اُٹھ ہی نہیں سکتا۔ 1974ء کے بعد پیدا ہونے والا بچہ جو اب 25 سال کے قریب ہے اور اپنی تعلیم بھی مکمل کرچکا ہے۔ گویا عاقل بالغ ہوچکا ہے' اس نے اب تک قادیانیوں کو غیر مسلم اور کافر ہی جانا ہے' وہ کبھی بھی قادیانیوں کو مسلمان نہیں سمجھ سکتا بلکہ ایک اسی عمر کا ایک قادیانی نوجوان بھی خود کو مسلمان نہیں بلکہ قادیانی ہی کہے گا۔

مذکورہ بالا کئی سو علماء اسلام کی کارگزاری اگر خدا کو ناپسند تھی تو انہیں اس دنیا میں عبرت کا نشان بناتا' ہمارے دور کے مولانا مفتی محمودؒ مولانا غلام غوث ہزارویؒ شورش کاشمیریؒ اور مولانا مودودیؒ جیسے اکابر اپنی طبعی وفات کے ساتھ قادیانیوں کو مایوس کرگئے اب اگر ایک سو میں سے کوئی حادثے میں وفات پاجاتا ہے تو کیا ہوا؟ مرزا محمود قادیانی پر بھی تو قاتلانہ حملہ ہوا تھا اور آخر دم تک اس زخم سے پریشان رہا بلکہ اس حملے کے اثرات کے نتیجہ میں آخری دور معذوری کی حد تک جا

پہنچا۔ قادیانی جماعت کے کتنے ''قادیانی'' دن دیہاڑے قتل ہو گئے' کتنے حادثوں میں ہلاک ہوئے' قادیانیوں کو توبہ کرنی چاہیے۔ (مگر نہیں کریں گے)

ڈاکٹر عبدالسلام کا نوبل انعام

قادیانی جماعت ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو پاکستان کا مشہور اور عالمی شہرت یافتہ سائنس دان ثابت کرنا چاہتی ہے' ان کے بقول ان کی سائنسی خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں نوبل انعام سے نوازا گیا۔ ان کی وجہ سے پاکستان کی عزت میں بھی اضافہ ہوا اور قادیانی جماعت نے بھی اپنا قد بڑھانے کی کوشش کی۔ 1979ء میں ان کو نوبل انعام ملا تو فوراً بعد قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک قول کو دریافت کر لیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا تھا کہ:

''میرے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔''

قادیانی جماعت کے لیے تو یہ خوشی کی بات تھی کہ ان کی جماعت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو عالمی انعام ملا ہے مگر اس کو اس حد تک لے جانا کہ یہ قادیانیت کی سچائی کی ایک علامت یا ثبوت ہے' نہایت مضحکہ خیز بات ہے۔ مجھے یاد ہے کہ اس انعام کے بعد مرزا ناصر نے جلسہ سالانہ میں اس انعام کو بہت زیادہ اُچھال کر اور جذبات میں آ کر کہا تھا کہ ''ہمیں آئندہ 10 سالوں میں 100 عبدالسلام جیسے سائنس دان چاہئیں'' اور پھر اس کے بعد طلباء میں علمی جوش بھرا جانے لگا۔ یونیورسٹی اور کالجوں سے پوزیشن لینے والوں میں حوصلہ افزائی کے لیے انعام دیئے جانے لگے۔ مزید یہ کہ ذہنی صلاحیتوں کو اُبھارنے اور دماغی طاقت کو بڑھانے کے لیے سویابین کو ریکمنڈ کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کی تقاریر اور دیگر اجتماعوں کے خطبات میں سویابین کے فوائد پر تفصیلی لیکچر دیئے گئے اور قادیانی جماعت کے افراد پر زور دیا گیا کہ اس کا تیل اور دیگر پروڈکٹ استعمال کریں۔ مرکزی سطح پر تحریر و تقریر کے ذریعہ سویابین کے حق میں مہم چلائی گئی۔ مجھے یاد ہے کہ 1982ء میں بیرونِ ملک سے سویابین آئل کے کیپسول منگوائے گئے اور طلباء میں 5 روپے تا 10 روپے فی کیپسول فروخت کیے گئے اگر سویابین فائدہ مند تھی یا ہے تو اس مہم کو ختم کیوں کرا دیا گیا اب کبھی اس بارے میں تبلیغ نہیں کی جاتی اب تو عام استعمال کے لیے سویابین آئل مارکیٹ میں دستیاب ہے۔ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ اتنی کوششوں کے باوجود قادیانی سربراہ مرزا ناصر کی خواہش کہ 10 سالوں میں 100 عبدالسلام کی سطح کے سائنس دان چاہئیں' بالکل پوری نہ ہو سکی بلکہ ایک

فیصد بھی پوری نہ ہوئی بلکہ آج 20 سال گزر چکے ہیں اس کے باوجود قادیانیوں میں ایک بھی سائنس دان اس سطح کا پیدا نہ ہوسکا۔

قادیانی جماعت نے یہ تاثر دیا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو قادیانیت کی وجہ سے ترقی ملی ہے' ان سے کوئی پوچھے کہ آج تک جو ڈیڑھ دو سو دیگر عالمی سائنس دانوں کو یہ انعام مل چکا ہے' کیا وہ بھی قادیانیت کی وجہ سے ملا ہے؟ یا قادیانیت کی مخالفت کی وجہ سے؟ اس سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ قادیانی جماعت کے اس فارمولے کے مطابق جس مذہبی جماعت کے نوبل انعام یافتگان کی تعداد زیادہ ہوگی' وہ سچی ہوگی۔ ڈاکٹر عبدالسلام کی اس کامیابی کو خوامخواہ اپنی طرف کھینچ کراسے متنازعہ بنادیا اور تعصب کا مظاہرہ کرکے عوام کی اکثریت کو ان کے خلاف کردیا حالانکہ اگر وہ ایک قومی ہیرو تھے تو قادیانی جماعت نے انہیں زیرو کردیا۔

طاعون اور قادیانی جماعت

1900ء کے لگ بھگ مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلان کیا کہ ملک میں خصوصاً پنجاب میں طاعون پھوٹنے والی ہے اور اس سے بہت تباہی آئے گی مگر قادیانی اس سے محفوظ رہیں گے اور یہ ایک معجزہ کی حیثیت رکھے گی کہ باقی لوگ مریں گے مگر قادیانی اس سے محفوظ رہیں گے۔

طاعون نے کئی سال لگا کر پورے ہندوستان میں تباہی مچائی اس کی لپیٹ میں قادیانی آئے یا نہیں یہ کیونکہ بہت پرانی بات ہے اس کا ریکارڈ کتابوں اور اخبارات میں تو ہوگا مگر اس وقت میں وہ بات بتانا چاہتا ہوں جو شاید اخبارات اور کتابوں میں نہ ہو مگر یہ ہمارے اپنے گاؤں محمود آباد جہلم کے متعلق ہے۔

1980ء میں میں نے محمود آباد کی تاریخ لکھنے کے لیے اس وقت کے موجود بزرگوں سے معلومات اکٹھی کیں تو معلوم ہوا کہ 1900ء تا 1924ء تقریباً ہر سال ان علاقوں میں طاعون نے تباہی مچائی تھی جبکہ 1918ء اور 1924ء میں اس کی شدت زیادہ تھی۔ 1918ء اور 1924ء کے حالات کے بارے میں بتایا گیا کہ محمود آباد کے لوگ گھروں سے باہر نکل کر زمینوں میں کیمپ (جھونپڑیاں) لگا کر رہنے لگے۔ 1918ء اور 1924ء میں تقریباً 35 افراد اس طاعون کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

محمود آباد کی اس وقت کی آبادی 80 فیصد قادیانی افراد پر مشتمل تھی۔ طاعون سے فوت ہونے والوں کی اکثریت قادیانی تھی' اس میں ہمارے قریبی رشتہ دار بھی تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے

محمود آباد کے باہر ایک نیا قبرستان آباد ہوگیا۔ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ طاعون کا قادیانی بھی اسی طرح شکار ہوئے جس طرح دیگر عام لوگ۔ قادیانی معجزات پر بڑا یقین رکھتے ہیں مگر سو سال میں قادیانی جماعت کی جھولی میں کوئی خاص معجزہ نہ آسکا جن معجزات کا وہ ذکر کرتے ہیں' ان پر تبصرہ ہو چکا ہے البتہ کسی مخالف کے کان میں درد ہو یا سائیکل سے گر جائے یا کوئی مالی نقصان ہو جائے تو قادیانی خوش ہو جاتے ہیں کہ معجزہ ہو گیا۔ چلو ''لہو گرم رکھنے کا ہے اِک بہانا'' کے مطابق دل کو خوشی اور لہو کو گرم رکھنے کا ان کا بھی حق ہے۔ ہمیں یہ حق تسلیم ہے اس حق کو استعمال کریں شاید حق کو استعمال کرتے کرتے ''حق'' کو پالیں۔

سید انور شاہ کشمیریؒ کا جلال فخر المحدثین سید انور شاہ کشمیریؒ کے دورۂ حدیث میں کچھ طالب علم ضلع اعظم گڑھ سے بھی آئے ہوئے تھے۔ اعظم گڑھ کا ایک با اثر قادیانی' جو ضلع سہارنپور میں کسی اہم عہدہ پر فائز تھا' ایک دن اپنے شہر کے طلباء سے ملنے کے لیے دارالعلوم پہنچ گیا اور طلباء کو شکار کے بہانے باہر لے گیا تاکہ انہیں قادیانیت کی تبلیغ کر سکے۔ کسی طرح سے حضرت شاہ صاحبؒ کو اس واقعہ کا پتہ چل گیا۔ طلباء کی دینی بے حمیتی پر حضرت شاہ صاحبؒ کو سخت دلی رنج ہوا۔ رات کو طلباء واپس آئے اور طلباء کو جب حضرتؒ کی ناراضگی کا پتہ چلا تو سہم گئے۔ ان میں سے ایک طالب علم حضرتؒ کے کمرے میں معذرت کے لیے گیا۔ اسے دیکھ کر حضرتؒ سخت جلال میں آ گئے اور قریب پڑی چھڑی اٹھا کر اس طالب علم کی خوب مرمت کی اور فرمایا! بے شرمو! رسولؐ اللہ کی ختم نبوت کے باغی کے ساتھ میل جول رکھتے تمہیں حیا نہیں آتی۔ تمام طالب علم حضرتؒ کی خدمت میں معافی و معذرت کے مجسمے بنے پیش ہوئے اور آئندہ ایسی غلطی نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی۔